

اقبال اور اکبر کی اردو شاعری میں قرآنی احکام، تلمیحات اور اثرات کا تحقیقی جائزہ

A Comparative Study of Qur'anic Commandments, Allusions, and Influences in the Urdu Poetry of Iqbal and Akbar

Muhammad Tahir Akbar

Doctoral Candidate, Department of Quranic Studies, IUB

Prof. Dr. Zia ur Rehman

Chairman, Department of Qur'anic studies, IUB

Abstract

Akbar Ilahabadi is one of Iqbal's elder contemporaries. Dr, Sir Muhammad Iqbal used to call Akbar Ilahabadi as his Leader (Pir & Murshid). He went to Ilahabad three times to meet Akbar Ilahabadi. There are significant differences in the style & art of the two poets, but their theory of thinking & views is almost identical. Akbar's poetry is graceful, humorous & simple. He used lot of English words in his poetry. While Iqbal's poetry is serious & wise, Except for the poetry which is known as Akbari Iqbal. Both poets made poetry a source for the awakening & revival of Islam in the Muslim Ummah. Qur'anic verses, Talmihat (Qur'anic allusions) & influences abound in the poetry of both poets. The Qur'anic influences in the poetry of both poets can be described in the light of the Mohkam verses of the Holy Qur'an. Urdu poetry of both poets is very influential & popular. A study of their poetry reveals that both poets had a special attachment to the Qur'anic sciences.

Both poets did not consider English culture to be better for the Muslims of the Subcontinent. Both advised the Muslims to pursue education & adopt Islamic values. Undoubtedly, both scholars had a profound effect on the Muslim Ummah. The following article examines the Qur'anic influences on the poetry of both poets.
Key Words: Akbar, Iqbal, Ilahabadi, Poetry, Qur'anic Verses

تمہید

قرآن کریم کی تعلیمات و احکامات کی نشر و اشاعت میں شعراء کرام نے بھی اپنا کردار ادا کیا۔ خاص طور پر عربی، فارسی، اردو اور برصغیر کی دیگر مقامی زبانوں کے شعراء نے اس حوالہ قابل قدر خدمات سرانجام دیں۔ علامہ محمد اقبال کی شاعری پر قرآنی اثرات کے حوالہ سے ڈاکٹر غلام مصطفیٰ¹ نے تجزیاتی تحقیق کی جن کی کتاب² معروف ہے۔ زیر نظر مضمون میں اقبال اور ان کے بزرگ معاصر "اکبر الہ آبادی" جنہیں اقبال خط و کتابت میں اپنا پیر و مرشد بھی کہتے تھے کی شاعری میں قرآنی احکام، تلمیحات اور اثرات کا جائزہ لینے کے علاوہ دونوں شعراء کے آپس کے تعلقات اور اس زمانہ کے کچھ احوال بھی بیان کیے گئے ہیں۔ جس سے یہ سمجھنے میں مدد ملتی ہے کہ جنگ آزادی کے بعد برصغیر میں نشاۃ ثانیہ کی تحریک میں علمائے کرام، سیاستدانوں اور دیگر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والوں کے علاوہ شعراء اور ادیبوں نے بھی بھرپور کردار ادا کیا۔

دین اسلام میں شاعری کا مقام

قرآن کریم میں جہاں برے شعراء کو عذاب الہی سے ڈرایا گیا ہے، وہاں اچھے شعراء کی حوصلہ افزائی بھی کی گئی ہے۔ ایسے شعراء جو دین سے دور ہیں، ان کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: "والشعراء يتبعهم الغاؤون۔ الم تر انهم في كل واديهيمون۔ وانهم يقولون ما لا يفعلون۔"³ اگر (بھٹکے ہوئے) شعراء کی بات کی جائے تو ان کے پیچھے بہکے ہوئے لوگ ہی چلا کرتے ہیں۔ کیا تم دیکھتے نہیں کہ وادیوں میں بھٹکتے پھرتے ہیں اور ایسی باتیں کہتے ہیں جن پر خود عمل پیرا نہیں ہوتے۔" دوسری آیت میں اچھے شعراء کی تعریف کی گئی ہے: "الا الذين آمنوا و عملوا الصالحات و ذكروا الله كثيرا و انتصروا امن بعد ما ظلموا و سيعلم الذين ظلموا اني منقلب ينقلبون۔"⁴ مگر جو (شعراء) ایمان لائے اور اچھے کام کرتے رہے اور اللہ کا ذکر کرتے رہے اور اپنے اوپر ہونے والے ظلم کا بدلہ لیا، اور ظالم لوگ بہت جلد جان لیں گے کہ کون سی جگہ لوٹ کر جاتے ہیں۔" سورہ شعراء کی ان آیات سے علم ہوتا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے جہاں بھٹکے ہوئے شعراء کی حوصلہ شکنی کی ہے وہاں اچھے شعراء کی تعریف بھی کی گئی ہے۔ صحیح مسلم میں حضرت عمرو بن شریک اپنے والد سے روایت کرتے ہیں!

"رذفت رسول الله ﷺ يوما فقال هل معك من شعرا ميه بن ابي صلت شيى قلت

نعم، قال ميه فانشدته بيتا فقال ميه ثم انشدته بيتا فقال ميه حتى انشدته مائة

بيت۔"⁵

ایک دن میں اللہ کے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سواری پر تھا تو آپ نے فرمایا! تجھے امیہ بن ابی صلت کے کچھ اشعار آتے ہیں؟ میں نے جواب دیا کہ جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا! سناؤ۔ میں نے کچھ سنائے۔ آپ نے دوبارہ فرمایا! اور سناؤ۔ یہاں تک کہ میں نے قریباً سو اشعار سنائے۔

عہد نبوی ﷺ کی اسلامی شاعری

عرب کی پوری آبادی کو زبان دینی کا ذوق تھا اور ان کے ہاں شاعری کو امتیازی حیثیت حاصل تھی۔ نبی کریم ﷺ اچھے اشعار کی کھل کر تعریف فرماتے اور انعامات و ہدایا سے بھی نوازتے لیکن اشعار میں فحش گوئی اور برائی اسلام کی نظر میں انتہائی مذموم ہے۔ کتب تاریخ میں ڈیڑھ سو کے قریب صحابہ کرامؓ اور صحابیاتؓ کے اشعار اور کلام ملتے ہیں جن میں عشرہ مبشرہ، ازون مطہرات اور اہل بیتؓ بھی شامل ہیں۔ عہد رسالتؐ میں شاعری کے حوالہ سے حضرت حسان بن ثابتؓ خزرجی، حضرت کعب بن مالکؓ خزرجی اور حضرت عبداللہ بن رواحہؓ خزرجی کو بہت شہرت حاصل ہوئی۔ اسلامی شعر کی عہدگی نے اسلام کو پھیلانے اور مشرکین کو رسوا اور سر تسلیم خم کرنے میں نہایت اہم کردار ادا کیا، تمیم کا وندر رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو حضرت حسان بن ثابتؓ کی شاعری اور زبان دینی کی وجہ سے پورا کا پورا وفد اسلام کے دائرے میں داخل ہو گیا، اسی طرح غزوہ طائف کے موقع پر حضرت کعب بن مالکؓ کے چند اشعار قبیلہ دوس کے اسلام کا سبب بنے۔

جامع ترمذی اور ابوداؤد میں حضرت عائشہ سے روایت ہے!

"كان رسول الله ﷺ يضع اللسان منبرا في المسجد، فيقوم عليه يهجو من قال في

رسول الله ﷺ، فقال رسول الله ﷺ، ان روح القدس مع حسان مانافح-⁶

"نبی کریم ﷺ حضرت حسان بن ثابتؓ کے لئے مسجد میں منبر رکھا کرتے تھے۔ جس پر وہ کھڑے ہو کر

نبی کریم ﷺ کی جہو کرنے والوں کو جواب دیا کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ فرماتے، بے شک روح

القدس (حضرت جبرئیل علیہ السلام) حسان کے ساتھ ہیں جب تک وہ رسول اللہ ﷺ کا دفاع کرتے

ہیں۔"

اردو شاعری پر قرآنی اثرات

قدیم اردو (ریختہ) کی ترویج و اشاعت میں صوفی بزرگ حضرت امیر خسرو⁷ (م 1325ء) نے نہایت اہم کردار ادا کیا جس کا اعتراف میر تقی میر (م 1810ء) نے "نکات الشعراء" میں بھی کیا۔ قدیم اردو (ریختہ) کی ترویج و اشاعت میں صوفی بزرگ سید محمد حسینی بندہ نواز گیسو دراز⁸ (م 1422ء) کا کردار بھی نہایت نمایاں ہے۔ اردو نثر کے علاوہ آپ کا صوفی کلام اور نعتیں بھی مقبول ہوئیں۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ اردو زبان کی ترویج و اشاعت میں برصغیر کے صوفی بزرگوں کے صوفیانہ کلام، نعتوں اور نثر نے بنیادی کردار ادا کیا۔ اس لیے اردو شاعری میں شروع ہی سے تصوف اور قرآنی اثرات موجود ہیں۔ 1857ء کی جنگ آزادی کے بعد برصغیر میں تحریک علی گڑھ، مدرسہ دیوبند، تحریک سلفی، تحریک بریلویہ جیسی بہت سی اسلامی احیاء کی تحریکات شروع ہوئیں۔ جن کے اثرات اردو شاعری پر بھی مرتب ہوئے۔ سید محمد محسن کاکوروی⁹ (م 1905ء)، مولانا الطاف حسین حالی¹⁰ (م 1914ء)، مولانا شبلی نعمانی¹¹ (م 1914ء)، اکبر الہ آبادی¹² (م 1921ء)، امام احمد رضا خاں بریلوی¹³ (م 1921ء)، علامہ محمد اقبال¹⁴ (م 1938ء)، مولانا حسرت موہانی¹⁵ (م 1951ء)، مولانا ظفر علی خان¹⁶ (م 1956ء) اور دیگر شعراء نے اپنی شاعری کو احیائے

اسلام، اللہ اور رسول اللہ ﷺ سے محبت اور اصلاح معاشرہ کا ذریعہ بنایا جن کی شاعری میں قرآنی آیات، تلمیحات اور اثرات دیکھے جاسکتے ہیں۔

اقبال اور اکبر الہ آبادی کا تعلق

"ملت بیضاء پر ایک عمرانی نظر"⁹ میں علامہ اقبالؒ لکھتے ہیں! جناب مولانا اکبر الہ آبادی، جنہیں موزوں طور پر "لسان العصر" کا خطاب دیا گیا ہے، اپنے بذلہ سجانہ پیرائے میں ان قوتوں کی ماہیت کے احساس کو چھپائے ہوئے ہیں، جو آج کل کے مسلمانوں پر اپنا عمل کر رہی ہیں۔ ان کے کلام کے ظریفانہ لہجے پر نہ جائیے۔ ان کے شباب آور قہقہے ان کے آنسوؤں کے پردہ دار ہیں۔ وہ اپنے نہاں خانہ صنعت میں اس وقت تک آپ کو داخل ہونے کی اجازت نہیں دیتے جب تک آپ ان کو مال خریدنے کے لیے ذوق سلیم کے دام اپنی جیب میں ڈال کر نہ آئیں۔ اکبر اللہ آبادی سے علامہ اقبالؒ کا قلبی تعلق تھا۔ وہ عمر اور تجربے میں اقبالؒ سے بڑے اور شاعری میں ان کے پیش رو تھے۔ اقبالؒ ان کو اپنا پیر و مرشد اور راہبر قرار دیتے تھے۔ اکبر نے بھی اپنے خطوط میں اقبالؒ کو اپنا روحانی دوست کہا ہے¹⁰۔ 16 اکتوبر 1911ء کے ایک خط میں اقبالؒ لکھتے ہیں کہ کل ظفر علی خاں صاحب سے سنا تھا کہ جناب (اکبر الہ آبادی) کو چوٹ آگئی۔ اسی وقت سے میرا دل بے قرار تھا اور میں عریضہ خدمت عالی میں (خط) لکھنے کو تھا کہ آج جناب کا محبت نامہ (خط) ملا۔ دست بدعا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس تکلیف کو رفع کرے اور آپ کو دیر تک زندہ رکھے تاکہ ہندوستان کے مسلمان اس قلب کی گرمی سے متاثر ہوں جو خدا نے آپ کے سینے میں رکھا ہے۔ میں تو آپ کو اسی نگاہ سے دیکھتا ہوں جس نگاہ سے کوئی مرید اپنے پیر کو دیکھے اور وہی محبت و عقیدت رکھتا ہوں¹¹۔ جنوری 1913ء میں اقبالؒ اور اکبرؒ کی پہلی ملاقات ہوئی جس کا احوال اکبرؒ اپنے ایک خط میں اس طرح کرتے ہیں! ڈاکٹر صاحب نے بڑی زحمت اٹھائی۔ صرف مجھے ملنے کو الہ آباد تشریف لائے تھے۔¹² 29 فروری 1920ء تیسری ملاقات کا احوال اکبر ایک خط میں لکھتے ہیں! 29 فروری کو ڈاکٹر صاحب مجھ سے ملنے کو اس طرف سے گزرے، تین دن رہے، ان میں میں نے بہت پولیٹیکل نشاط پایا۔ دنیا بہ امید قائم۔¹³ 17 مارچ 1920ء کے ایک خط میں اقبالؒ لکھتے ہیں! میں اپنے آپ کو خوش نصیب جانتا ہوں کہ آپ سے ملاقات ہو گئی اور دو روز لطف صحبت رہا۔¹⁴

اکبر الہ آبادی کی روحانی تربیت سے فائدہ اٹھا کر 1914ء میں اقبالؒ نے انجمن حمایت اسلام لاہور کے انیسویں سالانہ اجلاس میں چند ظریفانہ قطعات پڑھے جو "اکبری اقبال" کے نام سے شائع ہوئے۔ ان میں چند بانگ درا میں شامل ہیں باقی ترک کر دیئے گئے¹⁵۔ 9 نومبر 1914ء کو اقبال کی والدہ ماجدہ فوت ہوئیں تو اکبر الہ آبادی نے اقبالؒ کی "والدہ مرحومہ کی یاد میں" کے عنوان سے ایک پرورد نظم لکھی، جن کا آغاز ان اشعار سے کیا۔

حضرت اقبالؒ میں جو خوبیاں پیدا ہوئیں
قوم کی نظریں جو ان کی طرز کی شیدا ہوئیں
یہ حق آگاہی، یہ خوش گوئی، یہ ذوق معرفت
یہ طریق دوستی، خودداری با تمکنت
اس کی شاہد ہیں کہ ان کے والدین ابرار تھے

با خدا تھے، اہل دل تھے، صاحب اسرار تھے

اور یہ قطعہ تاریخ وفات لکھا جو آج بھی مرحومہ کی لوح مزار پر کندہ ہے!

مادر مرحومہ اقبال رفت

سوئے جنت زین جہان بے ثبات

گفت اکبر بادل پر درد و غم

"رحلت مخدومہ" تاریخ وفات¹⁶

اکبر الہ آبادی کی اردو شاعری میں قرآنی آیات، اثرات و تمہیحات

اکبر الہ آبادی کا اصل نام سید اکبر حسین رضوی تھا۔ آپ 16 نومبر 1846ء میں پیدا ہوئے۔ تعلیم حاصل کرنے کے بعد پہلے تحصیلدار بنے بعد ازاں وکالت کا امتحان پاس کر کے وکالت کی اور 1894ء میں جج کے عہدے پر فائز ہوئے۔ 1898ء میں خان بہادر کا لقب ملا۔ 1903ء میں ملازمت سے سبکدوش ہوئے۔ آپ کا انتقال الہ آباد میں 1921ء میں ہوا۔ آپ نے اپنی شاعری کے ذریعہ اصلاح معاشرہ کا بیڑا اٹھایا اور ظریفانہ رنگ اپنایا۔ آپ نے نہایت سادہ الفاظ میں شاعری کی اور لسان الحصر کا لقب حاصل کیا۔ ذیل میں آپ کی شاعری میں سے نمونہ کے طور پر کچھ ایسے منتخب اشعار کا تذکرہ کیا گیا ہے جن میں قرآنی آیات، تمہیحات اور اثرات موجود ہیں۔ اس طرح کے دیگر بھی بہت سے اشعار آپ کی شاعری میں موجود ہیں۔

موسیٰ نے کوہ طور پر باتیں خدا سے کیں

رتبہ بشر کا دیکھیے ہوتا ہے کیا سے کیا¹⁷

قرآن کریم کی سورہ طہ آیت نمبر 9 تا 47 میں پورا واقعہ بیان ہوا ہے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام جو ایک انسان اور اللہ کے رسول تھے، کوہ طور پر پہلی مرتبہ اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہوئے۔

جو وصف صاحب معراج ہے مد نظر اکبر

مری فکر رساجاتی ہے اب عرش معلیٰ تک¹⁸

رسول اللہ ﷺ کی معراج کا واقعہ سورہ الاسریٰ کی آیت نمبر 1 اور سورہ نجم کی آیت نمبر 1 تا 18 میں تفصیل سے بیان ہوا ہے۔ جس سے علم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی معراج دراصل پوری انسانیت کے لیے شرف اور فخر ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ ایک انسان تھے۔ اقبال نے بھی اس مضمون کو اس طرح بیان کیا کہ سبق ملا ہے یہ معراج مصطفیٰ سے مجھے کہ عالم بشریت کی زد میں ہے گردوں¹⁹

مقام شکر ہے غافل مصیبت دنیا

اسی بہانہ سے اللہ یاد آتا ہے²⁰

سورہ النحل کی آیت نمبر 53 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ جب تم پر مصیبت آتی ہے تو تم اللہ ہی سے فریادیں کرتے ہو۔ اسی طرح کے مضامین سورہ یونس کی آیت نمبر 21، 22، 21، 12، سورہ الاسراء آیت نمبر 84، 83، 67 اور دیگر بہت سے مقامات پر بیان ہوئے ہیں۔ ایک اور قطعہ میں اکبر الہ آبادی کہتے ہیں کہ

مصیبت میں بھی یاد خدا آتی نہیں ان کو
دعامنہ سے نہ نکلی پاکٹ سے عرضیاں نکلیں
رسول اکرم کی ہسٹری کو پڑھو تو اول تاہ آخر
وہ آپ ثابت کرے گی اپنا عظیم ہونا، عجیب ہونا²¹

رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ غریبوں، امیروں، متوسط طبقہ کے افراد، مذہبی لوگ، سیاست دان، کاروباری افراد، ملازمت پیشہ، زمیندار، گلہ بان الغرض ہر ایک کے لیے کامل نمونہ ہے۔ ایک انسان کی حیات کا ہر ایک کے لیے کامل نمونہ ہونا عظیم بھی ہے اور عجیب بھی۔ قرآن کریم کی سورہ احزاب میں آپ ﷺ کی حیات طیبہ کو ہر ایک کے لیے کامل نمونہ قرار دیا گیا ہے، فرمان ہے!

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ²²

اس میں کوئی شک نہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی تمہارے لیے بہترین نمونہ ہے۔

تعلیم مذہبی کا خلاصہ یہی تو ہے

سب مل گیا اسے جسے اللہ مل گیا²³

"إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ"²⁴ بے شک اللہ کے نزدیک دین تو اسلام ہی ہے۔ "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا آمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي نَزَّلَ عَلَى رَسُولِهِ"²⁵ اے ایمان والو! اللہ اور رسول ﷺ پر ایمان لاؤ اور اس کتاب پر جو اس نے اپنے رسول ﷺ پر نازل فرمائی ہے۔

درد نے جا اس میں کی اک سوز پنہاں ہو گیا

لِلَّهِ الْحَمْدُ اب مرادل بھی مسلمان ہو گیا²⁶

"قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا، قُلْ لَمْ تُمِئِنُوا وَلَكِنْ قُولُوا أَسْلَمْنَا وَمَا يَدْخُلُ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ"²⁷ دیہاتی کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے۔ کہہ دو کہ ابھی تم ایمان والے نہیں (بلکہ یوں) کہو کہ ہم اسلام لائے ہیں اور ایمان تو ابھی تک تمہارے دلوں میں داخل ہی نہیں ہوا ہے۔

ہر گز اس انجمن کو نہ سمجھو مد قوم

خالی ملے جو ذکر خدا اور رسول ﷺ سے ۲۶۹

قرآن کریم میں بہت سے مقامات پر ذکر الہی کے احکامات دیئے گئے ہیں جیسا کہ سورہ احزاب میں ہے! "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا، وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا"²⁸ اے ایمان والو! تم اللہ کا کثرت سے ذکر کیا کرو اور صبح شام اس کی تسبیح کیا کرو۔

آسرا سب کا چھوڑ دے اکبر

و تنبت الیہ تنبتیلا²⁹

ارشاد باری تعالیٰ ہے! "وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا"۔³⁰ اور بس اپنے رب کا ہی نام پڑھتے جاؤ اور ہر طرف سے الگ ہو کر اسی سے لو لگاؤ۔

جلوہ ارض و سما کو کھلا کے ہے نیچر بھی چپ
لالہ اور قتل ہو اللہ کہہ کے پیغمبر بھی چپ

تمام نبیوں اور رسولوں نے توحید کی دعوت دی ہے۔ قرآن کریم کی بہت سی آیات میں بھی زمین و آسمان کی نشانیاں دکھا کر قرآن کریم کی متعدد آیات میں یہ مضمون بیان ہوا ہے، مثال کے طور پر وَمِن آيَاتِهِ خَلْقُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافُ السِّنِّكُمْ وَالْوَانِيتُكُمْ، إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّلْعَالَمِينَ³¹۔ اور آسمان و زمین کی پیدائش اور تمہاری زبانوں اور رنگوں کا اختلاف اس کی نشانیاں میں سے ہے، بے شک اس میں علم والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔

لامذہبی سے ہو نہیں سکتی فلاح قوم

ہر گزر گزر سکیں گے نہ ان منزلوں سے آپ³²

حضرت آدم سے قیامت تک انسانوں کی فلاح کا راستہ صرف اور اسلام ہے قرآن کریم میں واضح ہے کہ دین تو بس اسلام ہی ہے۔ اسلام کے علاوہ کوئی اور دین اور طریق فلاح کا ذریعہ نہیں ہے۔ قرآن کریم میں ہے!

الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتَمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا۔³³

آج میں پورا کر چکا ہوں تمہارے لئے دین تمہارا اور پورا کیا تم پر میں نے احسان اپنا اور پسند کیا، میں نے تمہارے لیے اسلام کو دین۔

طلب مدد کی نہیں ان سے جو ہیں خود محتاج

طلب مدد کی ہے بالصبر والصلوٰۃ اے دوست³⁴

وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ، وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخَاشِعِينَ³⁵۔ اور صبر اور نماز سے مدد حاصل کرو، اور اس میں شک نہیں کہ یہ مشکل کام ہے لیکن اللہ سے ڈرنے والوں کے لئے مشکل نہیں ہے۔

ہو علم اگر نصیب تعلیم بھی کر

دولت جو ملے تو اس کو تقسیم بھی کر³⁶

قرآن کریم اور احادیث رسول ﷺ میں متعدد مقامات پر علم سیکھنے اور سکھانے کی فضیلت بیان ہوئی ہے اور اسی طرح متعدد مقامات پر نفاق فی سبیل اللہ کے احکامات بیان ہوئے ہیں جیسا کہ سورہ بقرہ کی ابتداء میں متقین کی ایک صفت یہ بھی بیان کی گئی کہ "الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ"³⁷۔ (متقین) وہ ہیں جو غیب پر ایمان لاتے ہیں، صلوٰۃ قائم کرتے ہیں اور جو ہم نے انہیں رزق دیا ہے، اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

سیکھوں ہر علم و فن مگر فرض ہے یہ

ہر حال میں رکھوں اپنے ماں باپ کو خوش³⁸

قرآن کریم میں متعدد مقامات پر والدین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا گیا ہے جیسا کہ سورہ اسراء میں ہے "وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا، إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَيْهِمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أَوْ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَهُمَا أَوْ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا" اور یہ تیرے رب کا فیصلہ ہے کہ تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ اگر تمہارے والدین میں سے کوئی ایک یا دونوں بوڑھے ہو جائیں تو انہیں اف تک نہ کہو، نہ انہیں جھڑکو بلکہ انکے ساتھ احترام سے بات کرو۔

دنیا نے دین کو بھلا رکھا ہے

غفلت کی نیند میں سلا رکھا ہے

اس دور میں خوش نصیب وہ ہے اکبر

جس نے قرآن کو کھلا رکھا ہے³⁹

ان اشعار میں اکبر الہ آبادی انسانوں کو قرآن کریم کی جانب متوجہ کرتے نظر آ رہے ہیں۔

ہیں وعدہ خالق دو عالم

قرآن سچا رسول اکرم سچے

اے منکر دیں قیامت آئی ہے ضرور

کہہ دیں گے وہاں کہ دیکھ لے ہم سچے⁴⁰

جو لوگ قیامت، آخرت اور جزا و سزا کے انکاری ہیں۔ قرآن میں ان سے مخاطبہ کیا گیا ہے۔ اکبر کی شاعری میں بھی وہی قرآنی اثرات موجود ہیں جیسے سورہ الملک میں ہے! "تَكَادُ تَمَيِّزُ مِنَ الْغَيْظِ، كُلَّمَا أُلْقِيَ فِيهَا فَوْجٌ سَأَلْتَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَذِيرٌ، قَالُوا بَلَىٰ قَدْ جَاءَنَا نَذِيرٌ، فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللَّهُ مِنْ شَيْءٍ إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ كَبِيرٍ"⁴¹۔ "جنہم) شدید غصہ سے دہک رہی ہوگی۔ ہر مرتبہ جب بھی کوئی اس میں ڈالا جائے گا تو جنہم کے کارندے ان لوگوں سے سوال کریں گے! کیا تم لوگوں کے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تھا؟ وہ جواب میں کہیں گے، ہاں! ڈرانے والا ہمارے پاس آیا تھا مگر ہم نے اسے جھوٹا کہا اور کہا کہ اللہ نے کچھ بھی نازل نہیں کیا، البتہ تم گمراہی میں پڑے ہوئے ہو۔ مولانا ظفر علی خان کی فرمائش پر 1907ء میں نیشنل انٹنٹھم⁴² (قومی ترانہ) لکھا، جس کے ابتدائی اشعار میں قرآن کی جانب متوجہ کرتے ہیں!

جو دل کرتے ہیں حق کی پاسبانی

خدا کا ان پہ ہے لطف نہانی

سمجھتے ہیں جو قرآن کے معانی

سنائے میں نے یہ ان کی زبانی

معانی قرآن کا لو کچھ مزا

پڑھو لو یضروکم لا اذی⁴³

اس شعر میں اکبر مسلمانوں کو سورہ آل عمران کی مندرجہ ذیل آیت کی جانب متوجہ کرتے ہیں! "لَنْ يَضُرُّكُمْ إِلَّا آذَى، وَإِنْ يَفَاتِلُكُمْ يُوَلُّوكُمْ الْأَدْبَارُ ثُمَّ لَا يُنصِرُونَ"⁴⁴۔ "یہ (ایمان نہ لانے والے) تمہارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے، بس زیادہ سے زیادہ تمہیں کچھ پریشان کر سکتے ہیں، اگر یہ تم سے لڑائی کریں گے تو مقابلہ میں شکست کھائیں گے، پھر اس طرح بے بس ہوں گے کہ ان کو کہیں سے مدد نہ ملے گی۔"

پوچھتے کیا ہو مسلمانوں کا حال
منتشر اجزا سب ان کے ہو گئے
معتصم کب ہیں یہ جبل اللہ سے
دیکھ لو جھاڑو سے تنکے ہو گئے⁴⁵

ان اشعار میں اکبر قرآن کریم کی آیت "وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا"⁴⁶ کی جانب اشارہ کر رہے ہیں۔

من العلم قليلا کو بھی دیکھو بعد اوتیتم
نہ مانو گے تو اک دن بھائیو کھاؤ گے جوتی تم⁴⁷

اس شعر میں قرآن کریم کی مندرجہ ذیل آیت کی جانب اشارہ کر رہے ہیں! "وَلَا تُؤْمِنُوا إِلَّا مَنِ تَبِعَ دِينَكُمْ، قُلْ إِنَّ الْهُدَىٰ هُدَىٰ اللَّهِ، أَنْ يُوتَىٰ أَحَدٌ مِّثْلَ مَا أُوتِيتُمْ أَوْ يُحَاجُّوكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ، قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ وَ-اللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ"⁴⁸۔ "نیز یہ لوگ آپس میں کہتے ہیں کہ اپنے مذہب والے کے سوا کسی کی بات نہ مانو۔ اے نبی ﷺ ان سے کہہ دو کہ اصل میں ہدایت تو اللہ کی ہدایت ہے اور اسی کی دین ہے کہ کسی کو وہی کچھ دے دیا جائے جو کبھی تم کو دیا گیا تھا۔ یا یہ کہ دوسروں کو تمہارے رب کے حضور پیش کرنے کے لئے تمہارے خلاف قوی حجت مل جائے۔ اے نبی ﷺ ان سے کہو کہ فضل و شرف اللہ کے اختیار میں ہے، جسے چاہے عطا کرے وہ وسیع النظر ہے اور سب کچھ جانتا ہے۔"

ڈریں نہ حشر کی گرمی سے عاشقان رسول ﷺ

لگے گی پیاس تو کوثر کا جام آئے گا

رہے گا خان فلک پر ضرر سے وہ محفوظ

جسے خیال حلال و حرام آئے گا⁴⁹

ان اشعار میں سورہ کوثر کی جانب اشارہ کیا گیا ہے۔ مفسرین کرام نے کوثر (خیر کثیر) سے مراد حوض کوثر بھی لیا ہے۔

حضرت کی نبوت میں ہو کس طرح مجھے شک

ہر ذرہ کو ہے ورد و رفعتا لک ذکرک

تھی شان جلالی کہ عدورک گئے آخر

وہ نور تھا عالی کہ صنم جھک گئے آخر⁵⁰

ان اشعار میں قرآن کریم کی سورہ الشرح کی آیت کی جانب اشارہ ہے۔

قول ملحد ہے کہ نیچر ہو گیا میرا معین

اور فلک کی ہے صدا "واللہ خیر الما کرین"

ہم خموشی سے تماشا دیکھتے ہیں دھر کا

دیکھنا ہے کون سچ کہتا ہے دنیا یا کہ دین⁵¹

اکبر متجددین کے عقائد کے سخت خلاف تھے انہوں نے سرسید احمد خان کے خلاف بھی سخت تنقید کی ہے۔ متجددین کے نیچری عقائد کے حوالے سے کہتے ہیں کہ وہ گمراہ ہیں جو صرف قوانین فطرت کو دیکھ رہے ہیں اور ایسے گمراہوں کو اللہ تعالیٰ ہدایت نہیں دیتا بلکہ بہت جلد ان کے غلط عقائد طشت ازبام ہوں گے، اس حوالہ سے وہ قرآن کریم کی آیت کی جانب اشارہ کرتے ہیں!

"وَمَكَرُوا وَمَكَرَ اللَّهُ، وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَكْرِينِ"⁵²۔ "پھر بنی اسرائیل (حضرت عیسیٰؑ کے خلاف) خفیہ تدبیریں بنانے لگے، جس کے جواب میں اللہ نے بھی اپنی خفیہ تدبیر کی اور ایسی خفیہ تدبیروں میں اللہ تعالیٰ سب سے بڑھ کر ہے۔ طویل حمد کے چند اشعار مندرجہ ذیل ہیں جن میں قرآنی اثرات واضح نظر آتے ہیں۔

مسجد میں خدا خدایکے جاؤ

ما یوس نہ ہو دعا کیے جاؤ

ہر گز نہ قضا کرو نمازیں

مرتے مرتے ادا کیے جاؤ

سجھو یہ وقت امتحاں ہے

ہوں بھی جو ستم وفا کیے جاؤ

کتنا ہی ہو وقت بے حجابی

تم بیرونی حیا کیے جاؤ

امید شفا خدا سے رکھو

کیوں ترک کرو، دوا کیے جاؤ⁵³

ایک اور طویل حمد کے چند اشعار ہیں جن میں قرآنی اثرات واضح ہیں!

خدا کا نام روشن ہے، خدا کا نام پیارا ہے

دلوں کو اس سے قوت زبانوں کو سہارا ہے

خدا ہی زمین و آسمان کا خالق و مالک ہے

اسی کی قدرت و صنعت نے عالم کو سنوارا ہے

اسی کے حکم سے ہے رات دن کی یہ کمی بیشی

اسی کے حکم کا تابع فلک پر ہر ستارہ ہے

اسی کے حکم سے پھل اور غلے کی ہے پیدائش

زمین پر بدلیوں سے اس نے پانی کو اتارا ہے

کرو طاعت خدا کی بس وہی معبود برحق ہے

اسی کی شان کیتائی جہاں میں آشکارا ہے

اگر اعمال اچھے ہیں تو پاؤ گے بڑے درجے

سمجھ لو امتحان اس دار فانی میں تمہارا ہے⁵⁴

حصہ پنجم سے طویل حمد کے چند اشعار درج ذیل ہیں، جن میں قرآنی اثرات نمایاں ہیں۔

کیا جلوے ہیں اس کے پیش نظر، سبحان اللہ سبحان اللہ

یہ ارض و سما، یہ شمس و قمر، سبحان اللہ سبحان اللہ

ہر آن کا ہے اک رنگ نیا، ہر رنگ کی ہے ایک شان جدا

وحدت کا شجر کثرت کے ثمر، سبحان اللہ سبحان اللہ

یہ ابر رواں، یہ برق تپاں، یہ پر تو انجم نور فشاں

یہ پردہ شب یہ حسن سحر، سبحان اللہ سبحان اللہ⁵⁵

یہ توجیح ہے جی لگا کر چاہئے پڑھنا نماز

یہ بھی سن لو جی لگا کر سانس لینا چاہئے

دیکھ من جبل الوریڈ اور ہر نفس رکھ یاد حق

زندگی کو دست غفلت نہ دینا چاہئے⁵⁶

اکبر ان اشعار میں پیغام دیتے ہیں کہ ہر سانس کے ساتھ اور ہر لمحہ اللہ کو یاد کرنا چاہئے۔ اس ضمن میں اللہ کی قربت کو بیان کرنے کے لئے قرآن کریم کی مندرجہ ذیل آیت کی جانب اشارہ کرتے ہیں! "وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ"⁵⁷۔ اور ہم اس کی رگ جان سے بھی زیادہ قریب ہیں۔

ہم حضرت عیسیٰ کا ادب کرتے ہیں بے حد

لیکن انہیں اللہ کا بیٹا نہیں کہتے⁵⁸

اکبر کا یہ شعر قرآن کریم کے عین مطابق ہے کہ جب نجاشی کے دربار میں حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ نے سورہ مریم کی آیات تلاوت کیں جن میں حضرت مریم اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان بیان کی گئی ہے تو نجاشی اور اس کے درباری نہایت متاثر ہوئے، عہد رسالت مآب ﷺ تا حال قرآن کریم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان پڑھ کر اور سن کر ہمیشہ عیسائی متاثر رہے ہیں۔ البتہ یہ فرق نہایت واضح ہے کہ مسلمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا نہیں کہتے۔

علامہ محمد اقبالؒ کی اردو شاعری میں قرآنی آیات، اثرات و تلمیحات

علامہ محمد اقبالؒ 9 نومبر 1877ء کو سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ 1895ء میں سکول مشن کالج سیالکوٹ سے انٹر میڈیٹ، 1897ء میں گورنمنٹ کالج لاہور سے بی اے اور 1899ء میں گورنمنٹ کالج لاہور سے ایم اے فلسفہ کا امتحان پاس کیا۔ آپ 13 مئی 1899ء کو پنجاب یونیورسٹی میں بطور میٹروڈیٹریک ریڈر مقرر ہوئے اور 3 جون 1903ء کو مستقل طور پر گورنمنٹ کالج

لاہور میں اسسٹنٹ پروفیسر مقرر ہوئے اور یہیں سے ستمبر 1905ء میں تین سال کی رخصت لے کر اعلیٰ تعلیم کے لیے انگلستان روانہ ہوئے۔ آپ نے کیمبرج یونیورسٹی سے بیچلر کی ڈگری حاصل کی۔ لکنز ان لندن سے بار ایٹ لاکیا اور نومبر 1907ء میں میونخ یونیورسٹی جرمنی سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ 1908ء میں وطن واپس آکر وکالت کے آزاد پیشے کو اپنایا۔ دوران تعلیم اور بعد ازاں بھی آپ نے اصلاح معاشرہ اور مسلم قوم کو جگانے کے لیے اردو اور فارسی میں شاعری کا ذریعہ اپنایا۔ آپ نے امت مسلمہ کو قرآن میں غوطہ زن ہونے کی دعوت دی۔

قرآن میں ہو غوطہ زن اے مرد مسلمان

اللہ کرے تجھ کو عطا جدت کردار⁵⁹

نیز آپ قرآن کریم کی آیات کی مختلف قسم کی تاویلات کرنے کے بھی خلاف ہیں۔

احکام تیرے حق ہیں مگر اپنے مفسر

تاویل سے قرآن کو بنا سکتے ہیں پازند

ذیل میں آپ کی اردو شاعری میں سے نمونہ کے طور پر کچھ ایسے منتخب اشعار کا تذکرہ کیا گیا ہے جن میں قرآنی آیات، تلمیحات اور اثرات موجود ہیں۔ اس طرح کے دیگر بھی بہت سے اشعار آپ کی شاعری میں موجود ہیں، جس پر بہت سے لوگوں نے لکھا، اس حوالہ سے ڈاکٹر غلام مصطفیٰ کی کتاب "اقبال اور قرآن" بھی معروف ہے۔

نہیں ہے چیز نکلی کوئی زمانے میں

کوئی برا نہیں قدرت کے کارخانے میں⁶⁰

اللہ تبارک و تعالیٰ نے کوئی بھی چیز بے کار اور بے فائدہ نہیں بنائی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے! هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُمْ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا⁶¹۔ وہ اللہ ہے جس نے تمہارے لئے وہ سب کچھ پیدا کیا جو زمین میں ہے۔

تمنا درددل کی ہو تو کر خدمت فقیروں کی

نہیں ملتا یہ گوہر بادشاہوں کے خزینوں میں⁶²

بلاشبہ دنیاوی بادشاہوں کے خزانوں سے اس طرح کے انعامات نہیں مل سکتے جو والدین، بزرگوں، مخلوق کی خدمت جیسے نیک اعمال کرنے پر اللہ تبارک و تعالیٰ عطا فرماتے ہیں۔ بلاشبہ نیک لوگ ہی بہترین خلاق ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے! إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ⁶³۔ "اس میں شک نہیں کہ جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے وہ بہترین مخلوق ہیں۔"

اس قدر شوق کہ اللہ سے بھی برہم ہے

تھا جو مسجود ملائک یہ وہی آدم ہے⁶⁴

اس شعر میں سورہ بقرہ آیت نمبر 34 کی جانب اشارہ ہے جس میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کریں۔

تم ہو آپس میں غضبناک وہ آپس میں رحیم

تم خطا کار و خطائیں، وہ خطا پوش و کریم⁶⁵
 ہو حلقہ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
 ہو رزم گاہ باطل تو فولاد ہے مومن

قرآن کریم میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی بہت سی صفات بیان ہوئی ہیں۔ سورہ فتح میں ارشاد باری تعالیٰ ہے! "مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ ذَلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوَارِثِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطَاؤُهُ فَازْرَدَهُ فَاسْتَغْلَطَ فَاسْتَوَىٰ عَلَى سَوْفِهِ يُعْجِبُ الزَّرَّاعَ لِيغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَّ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا"⁶⁶۔ "محمد تو اللہ کے رسول ہیں، اور آپ کے ساتھی (صحابہ کرام) کفار پر سخت لیکن آپس میں رحم دل ہیں، تو انہیں دیکھے گا کہ نماز میں سجدے اور رکوع کر کے اللہ کا فضل اور اس کی خوشی تلاش کرتے ہیں، ان کی پہچان ان کے چہروں پر سجدہ کا نشان ہے، ان کی یہ پہچان تورات میں بھی ہے اور انجیل میں بھی یہی پہچان ہے۔

مسلمانوں کی مثال اس کھیتی کی سی ہے جو زمین سے سوئی کی مانند باریک نکلی، پھر موٹی ہوئی اور اپنے تنے پر کھڑی ہو کر کسانوں کو خوش کرنے لگی۔ یہ اس لیے ہے کہ اللہ کفار کو غصہ دلائے۔ اللہ نے ایمان والوں اور اچھے کام کرنے والوں کے لئے بخشش اور بڑے اجر کا وعدہ کر رکھا ہے۔ ایک اور شعر میں فرماتے ہیں!

ہو حلقہ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
 ہو رزم گاہ باطل تو فولاد ہے مومن
 چشم اقوام یہ نظار ابد تک دیکھے
 رفعت شان رفعتنا لک ذکرک دیکھے⁶⁷

اس شعر میں سورہ الشرح کی آیت نمبر چار کی جانب اشارہ کیا گیا ہے۔

فرد قائم ربط ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں
 موج ہے دریا میں، بیرون دریا کچھ نہیں⁶⁸

قرآن کریم میں متعدد مقامات پر مسلم امت کے اتفاق و اتحاد پر زور دیا گیا ہے اور فرقہ واریت سے بچنے کی تلقین کی گئی ہے، جیسے! "وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا"⁶⁹۔ "اور تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی کے ساتھ پکڑے رکھو اور فرقہ فرقہ مت ہو جاؤ۔

کشتی مسکین و جان پاک و دیوار یتیم
 علم موسیٰ بھی ہے تیرے سامنے حیرت فروش⁷⁰

اس آیت میں سورہ کہف میں بیان کردہ حضرت موسیٰ علیہ السلام و حضرت خضر علیہ السلام کی جانب اشارہ کیا گیا ہے، یہ تلمیح ہے۔

آبتاؤں تجھ کو رمز آہ ان الملوک

سلطنت اقوام غالب کی ہے اک جادوگری⁷¹

اس آیت میں سورہ نمل میں بیان کردہ حضرت سلیمان علیہ السلام اور چوٹی کے اس واقعہ کی جانب اشارہ ہے جس میں چوٹی بادشاہوں کے طریق کے بارے میں بات کرتی ہے۔

حکم حق ہے لیس الانسان الاماسعیٰ

کھائے کیوں مزدور کی محنت کا پھل سرمایہ دار⁷²

علامہ اقبال پر سوشلسٹ یا کمیونسٹ ہونے کا الزام لگایا جاتا ہے کیونکہ علامہ اقبال نے متعدد مقامات پر مزدوروں اور محنت کشوں کے حقوق کے لئے آواز بلند کی ہے۔ زیر نظر شعر میں اقبال مزدوروں اور محنت کشوں کے حقوق کے حوالہ سے سورہ نجم کی آیت نمبر 62 پیش کی ہے کہ انسان کو اس کی محنت کا صلہ ضرور ملتا ہے۔

باغ بہشت سے مجھے حکم سفر دیا تھا کیوں

کار جہاں دراز ہے، اب میرا انتظار کر⁷³

اس شعر میں قرآن کریم میں بیان کردہ قصہ آدم کی جانب اشارہ ہے جس میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے انسان کو زمین کا خلیفہ بنایا اور حضرت آدم علیہ السلام کو دنیا میں بھیجا۔

سبق ملا ہے یہ معراج مصطفیٰ سے مجھے

کہ عالم بشریت کی زد میں ہے گردوں⁷⁴

اس شعر میں علامہ اقبال قرآن کریم میں بیان کردہ واقعہ معراج سے یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک انسان تھے اور آپ کا بطور انسان آسمانوں پر تشریف لے کر جانا پوری انسانیت کے لئے باعث فخر ہے۔

ارنی میں بھی کہہ رہا ہوں مگر

یہ حدیث کلیم و طور نہیں⁷⁵

تھارنی گو کلیم، میں ارنی گو نہیں

اس کو تقاضا روا، تجھ یہ تقاضا حرام⁷⁶

مندرجہ بالا اشعار میں علامہ محمد اقبال حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مقام و مرتبہ بیان کر رہے ہیں کہ جن کی درخواست پر اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی پہاڑ پر اپنی تجلی ظاہر کی۔ قرآن میں ہے! "وَلَمَّا جَاءَ مُوسَىٰ لِمِيقَاتِنَا وَكَلَّمَهُ رَبُّهُ قَالَ رَبِّ أَرِنِي أَنظُرُ إِلَيْكَ-قَالَ لَنْ تَرِنِي وَلَكِنِ انظُرْ إِلَى الْجَبَلِ فَإِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهُ فَسَوْفَ تَرِنِي-فَلَمَّا تَجَلَّىٰ رَبُّهُ لِلْجَبَلِ جَعَلَهُ دَكًّا وَخَرَّ مُوسَىٰ صَعِقًا-فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبٰتُ إِلَيْكَ وَ أَنَا أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ"⁷⁷۔ اور جب ہمارے وعدے کے مطابق موسیٰ (علیہ السلام) ہمارے پاس حاضر ہوا اور اس (موسیٰ علیہ السلام) کے رب نے اس سے کلام کیا، تو اس (حضرت موسیٰ علیہ السلام) نے دعا کی: اے میرے رب! مجھے اپنا دیدار کراتا کہ میں تیری زیارت کروں۔ (اللہ نے) فرمایا: تو ہرگز مجھے نہ دیکھ سکے گا (کہ میری تجلی تو بڑے بڑے پہاڑ بھی برداشت نہیں کر سکتے)، اس پہاڑ کی جانب دیکھو، اگر یہ پہاڑ اپنی جگہ پر قائم

رہا تو عنقریب تو بھی مجھے دیکھ سکے گا اس کے بعد جب اس (موسیٰ علیہ السلام) کے رب نے پہاڑ پر اپنا نور ڈالا تو پاش پاش ہو گیا اور موسیٰ (علیہ السلام) بے ہوش ہو کر گر گئے پھر جب ہوش آیا تو بارگاہ خداوندی میں عرض کیا: (اے اللہ) تو پاک ہے، میں نے تیری طرف رجوع کیا اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔

رشی کے فاتوں سے ٹوٹا نہ برہمن کا طلسم

عصانہ ہو تو کلیسی ہے کار بے بنیاد⁷⁸

زیر نظر شعر میں اقبالؒ نے قرآن کریم میں بیان کردہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصاء کا ذکر کیا ہے جو اللہ تبارک و تعالیٰ نے انہیں بطور معجزہ عطا فرمایا تھا۔

شہادت ہے مطلوب و مقصود مومن

نہ مال غنیمت نہ کشور کشائی⁷⁹

اس شعر میں علامہ اقبالؒ اس جانب اشارہ فرماتے ہیں کہ مومن تو راہ حق میں شہادت کے طلبگار ہوتے ہیں۔ وہ مال غنیمت یا کسی علاقے کے فتح کرنے کے لئے جنگ نہیں کرتے۔ قرآن کریم میں ہے۔ "مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَىٰ نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا"⁸⁰۔ "اہل ایمان میں کچھ ایسے مرد ہیں کہ انہوں نے جس بات (شہادت کی تمنا) کا اللہ سے عہد کیا تھا اسے سچ کر دکھلایا، یوں ان میں کچھ تو وہ ہیں جنہوں نے اپنا وعدہ پورا کر دیا اور ان میں بعض ایسے ہیں جو (اللہ کی راستے میں جان قربان کرنے) کا انتظار کر رہے ہیں اور ان کے عہد میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔

کھو دیئے انکار سے تو نے مقامات بلند

چشم بزدال میں فرشتوں کی رہی کیا آبرو⁸¹

اس شعر میں اقبالؒ قرآن میں مذکور واقعہ ابلیس کی جانب اشارہ فرماتے ہیں کہ ابلیس اگرچہ قوم جنات میں سے تھا لیکن چونکہ وہ فرشتوں کا سردار تھا۔ اس لیے اس کے انکار کی وجہ سے فرشتوں کو بھی شرمندہ ہونا پڑا۔ یہ تمام قصہ سورہ بقرہ سمیت قرآن کریم کی متعدد آیات میں بیان ہوا ہے۔

تقدیر کے قاضی کا یہ فتویٰ ہے ازل سے

ہے جرم ضعیفی کی سزا مرگ مفاجات⁸²

آ تجھ کو بتائوں تقدیر امم کیا ہے

شمشیر و سناں اول، طائوس و رباب آخر

یہ قانون فطرت ہے کہ جو قومیں میدان جنگ میں کمزور پڑ جاتی ہیں وہ اقتدار کھو بیٹھتی ہیں اور غلام بنالی جاتی ہیں یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم میں مسلمانوں کو دشمنوں کے مقابلہ میں ہمیشہ تیار رہنے اور جنگی تیاری کرتے رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے! "وَاعِدُوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِّن رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْمَبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ وَآخِرِينَ مِّن دُونِهِمْ، لَا تَعْلَمُونَهُم، اللَّهُ يَعْلَمُهُمْ، وَمَا تُنْفِقُوا مِن شَيْءٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تُظْلَمُونَ"⁸³۔ "اور (اے ایمان والو!) ان (کفار) کے مقابلے کے لیے تم سے جتنا ہو سکے (تھیاروں اور آلات جنگ کی) تیاری کئے رکھو اور بندھے ہوئے

گھوڑے (بھی) اس (جنگی تیاری) سے تم اللہ کے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو ڈراتے رہو اور ان کے علاوہ دوسروں کو بھی جن (کی چھپی دشمنی) تم نہیں جانتے لیکن اللہ جانتا ہے، اور تم اللہ کی راہ میں جو کچھ (بھی) خرچ کرو گے اس کا تمہیں پورا پورا اجر ملے گا اور تم سے نا انصافی نہ کی جائے گی۔

نظر اللہ پہ رکھتا ہے مسلمان غیور

موت کی بات ہے فقط عالم معنی کا سفر⁸⁴

مومن اس دنیا کو محض ایک گذر گاہ سمجھتا ہے اور آخرت کو منزل سمجھتا ہے کیونکہ اس دنیا کی کوئی حیثیت نہیں، ہمیشہ رہنے والی زندگی آخرت کی زندگی ہے۔ قرآن کریم میں ہے! "وَمَا بِذِهِ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا لَهْوٌ وَلَعِبٌ وَإِنَّ الدَّارَ الْآخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ"⁸⁵۔ "یہ دنیاوی زندگی سوائے کھیل اور تماشہ کے کچھ نہیں ہے البتہ آخرت کی زندگی، حقیقی زندگی ہے۔ کاش یہ بات تم جانتے ہوتے۔

بے محنت پیہم کوئی جوہر نہیں کھلتا

روشن شرر تیشہ سے ہے خانہ فرہاد⁸⁶

قرآن کریم میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے بھی عمل اور محنت کی تلقین کی ہے۔ سورہ نجم کی آیت نمبر 62 میں ہے کہ لیس الانسان الا ماسعی کہ انسان کو وہی ملتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے۔

اس سے بڑھ کر اور کیا فکر و عمل کا انقلاب

پادشاہوں کی نہیں، اللہ کی ہے یہ زمیں

اس آیت میں علامہ محمد اقبال نے قرآن کریم کا فلسفہ پیش کیا ہے کہ حقیقی بادشاہ اللہ تبارک و تعالیٰ ہیں اور اللہ جسے چاہیں بادشاہت عطا کر دیں۔ فَعَلَى اللَّهِ الْمُلْكُ الْحَقُّ⁸⁷۔ پس وہ اللہ ہی بالا و برتر ہے، جو بادشاہ حقیقی ہے۔ "قُلْ لِلَّهِ الْمُلْكُ تُوْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّن تَشَاءُ، وَتُعْزِزُ مَنْ تَشَاءُ وَتُذَلُّ مَنْ تَشَاءُ، بِيَدِكَ الْخَيْرُ، إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ"⁸⁸۔ "کہ دو! اے اللہ آپ مالک الملک ہیں، جسے چاہیں حکومت دیں اور جس سے چاہیں چھین لیں، جسے چاہیں عزت دیں اور جسے چاہیں ذلیل کر دیں، تمام اچھائیاں آپ کے ہی اختیار میں ہیں، بے شک آپ ہر چیز پر قادر ہیں۔

خلاصہ بحث

لسان العصر اکبر الی آبادی، اقبال کے پیش رو اور بزرگ معاصرین میں سے ہیں۔ زیر نظر مضمون سے دونوں بزرگوں کے بہترین تعلقات کا علم ہوتا ہے۔ اقبال خط و کتابت میں اکبر الی آبادی کو اپنا پیر و مرشد کہتے تھے اور نہایت عزت و احترام کرتے تھے۔ آپ اکبر الی آبادی سے ملاقات کے لیے تین مرتبہ الی آباد بھی تشریف لے کر گئے اور تفصیلی ملاقاتیں کیں۔ دونوں شاعروں کے اسلوب اور فن میں نمایاں فرق ہے۔ لیکن توحید، رسالت، فہم قرآن، مسلمانوں میں تعلیم و تعلم کی ضرورت، سائنسی ترقی اور دیگر افکار بالکل ایک جیسے ہیں۔ اکبر الی آبادی کا کلام ظریفانہ رنگ لیے ہوئے ہے۔ انہوں نے سادہ الفاظ کا استعمال کیا ہے۔ شاعری میں انگریزی الفاظ کی آمیزش اسے عوامی شاعری بنا دیتی ہے۔ جبکہ اقبال کی اردو شاعری سنجیدہ اور حکیمانہ ہے، سوائے 1914ء میں انجمن حمایت اسلام لاہور کے انیسویں سالانہ اجلاس میں پڑھے گئے چند ظریفانہ قطعات کے جو

"اکبری اقبال" کے نام سے شائع ہوئے۔ ان میں چند بانگ درامیں شامل ہیں باقی ترک کر دیئے گئے۔ اقبال کے کلام میں فارسی الفاظ کثرت سے موجود ہیں۔

دونوں شعراء نے امت مسلمہ کو بیدار کرنے کے لیے شاعری کا ذریعہ اختیار کیا۔ دونوں بزرگوں کے کلام میں قدر مشترک یہ ہے کہ دونوں کی شاعری میں قرآنی آیات، تلمیحات اور اثرات کثرت سے موجود ہیں۔ دونوں کی شاعری پر اثر اور مقبول ہے۔ دونوں شعراء کے کلام میں موجود قرآنی اثرات کو محکم آیات سے بیان کیا جاسکتا ہے اور سننے والا بھرپور استفادہ کرتا ہے۔ اس سے علم ہوتا ہے کہ دونوں شعراء ہی قرآنی علوم پر دسترس رکھتے تھے۔ اکبر الہ آبادی نے اپنی شاعری میں کئی مقامات پر سرسید احمد خان اور دیگر تجدید پسند مفسرین کا جواب بھی دلائل کے ساتھ دیا ہے۔ اسی طرح اقبال نے بھی قرآن کریم کی من پسند تاویلات کرنے والوں پر سخت تنقید کی ہے۔ دونوں بزرگ قرآن کریم کی محکم آیات پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کرتے نظر آتے ہیں۔ بلاشبہ دونوں بزرگوں نے امت مسلمہ پر گہرے اثرات مرتب کیے ہیں۔

حوالاجات

1- ڈاکٹر غلام مصطفیٰ (م 2005ء) ایک ممتاز روحانی شخصیت، ماہر لسانیات، عالم دین اور مترجم تھے۔ آپ سو 100 سے زائد کتابوں کے مصنف و مترجم ہیں، جن میں اقبال اور قرآن بھی معروف ہے۔ آپ نے علی گڑھ یونیورسٹی سے اپنی تعلیم مکمل کی اور 1947ء میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ 1959ء میں ناگ پور یونیورسٹی ہندوستان سے ڈی لٹ کی ڈگری حاصل کی۔ آپ 1936ء تا 1948ء ناگ پور یونیورسٹی کے شعبہ اردو سے وابستہ رہے اور بعد ازاں 1976ء تک جامعہ سندھ (پاکستان) میں صدر شعبہ اردو رہے۔ آپ کے شاگردوں میں ابن انشاء، ڈاکٹر جمیل جاملی، ڈاکٹر ابوالیث صدیقی اور ڈاکٹر اسلم فرخی جیسی شخصیات شامل ہیں۔

2- غلام مصطفیٰ خان، ڈاکٹر، اقبال اور قرآن، اقبال اکادمی لاہور، 1998۔

3- القرآن 26: 224, 225, 226۔

4- القرآن 26: 227۔

5- مسلم بن حجاج، امام، الجامع الصحیح المسلم، کتاب الفتن، باب من شعر امیہ بن ابی صلت، حدیث 5885۔

6- ترمذی، محمد بن سورہ، السنن جامع ترمذی، کتاب الادب، باب کان رسول اللہ ﷺ یضع، حدیث 2174؛ ابوداؤد، حدیث 5015۔

7- امیر خسرو (م 1325ء) ولد امیر سیف الدین ترکی النسل تھے۔ آپ ایک صوفی شاعر، نثر نگار اور موسیقار تھے۔ آپ بہت سی دھنوں کے موجد تھے۔ آپ کے والد سلطان شمس الدین التمش کے دربار میں اہم عہدے پر فائز تھے۔ امیر خسرو کی درباری ملازمت سلطان غیاث الدین بلبن کے دربار سے شروع ہوئی۔ غیاث الدین تغلق تک آپ سات بادشاہوں کے درباروں سے وابستہ رہے۔ آپ معروف صوفی بزرگ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء کے مرید صادق تھے۔ آپ نے پانچ تاریخی مثنویاں لکھیں اور پانچ دیوان مرتب کیے۔ نثر میں مرتب کردہ آپ کے پانچ رسائل کو "رسائل الاعجاز" کہا جاتا ہے۔

8- سید محمد حسینی خواجہ بندہ نواز گیسو دراز (1422ء) سلسلہ چشت سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ حضرت شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی کے سجادہ نشین تھے۔ آپ نے بہت سی کتب لکھیں جن میں قرآن کریم کی تفسیر ملتقاط معروف ہے اس کے علاوہ رسالہ سیرت النبی ﷺ، شرح فصوص الحکم، ترجمہ عوارف المعارف اہم ہیں۔

9- علامہ محمد اقبال، ملت بیضاء پر ایک عمرانی نظر، مترجم مولانا ظفر علی خان مشمولہ مجلہ رفتار زمانہ لاہور، خصوصی ایڈیشن، 20 ستمبر 1949ء، ص 21۔

10- محمد عبداللہ قریشی، معاصرین اقبال کی نظر میں، مجلس ترقی ادب لاہور، 1977ء، ص 88۔

11- ایضاً، ص 93۔

12- ایضاً، ص 106۔

- 13۔ ایضاً، ص 108۔
 14۔ ایضاً، ص 109۔
 15۔ ایضاً، ص 110۔
 16۔ اکبر الہ آبادی، سید اکبر حسین، کلیات اکبر الہ آبادی، بزم اکبر کراچی، 1952، حصہ اول، ص 112۔
 17۔ ایضاً، ص 27۔
 18۔ ایضاً، ص 53۔
 19۔ علامہ محمد اقبال، کلیات اقبال، شیخ بشیر اینڈ سنز لاہور، 1992، ص 396۔
 20۔ اکبر الہ آبادی، کلیات اکبر الہ آبادی، حصہ اول، ص 111۔
 21۔ ایضاً، ص 139۔
 22۔ الاحزاب 33:21۔
 23۔ اکبر الہ آبادی، کلیات اکبر الہ آبادی، حصہ اول، ص 146۔
 24۔ آل عمران 3:19۔
 25۔ النساء 4:186۔
 26۔ اکبر الہ آبادی، کلیات اکبر الہ آبادی، حصہ اول، ص 150۔
 27۔ الحجرات 49:14۔
 28۔ الاحزاب 33:41۔
 29۔ اکبر الہ آبادی، کلیات اکبر الہ آبادی، حصہ اول، ص 307۔
 30۔ المزمل 73:8۔
 31۔ الروم 30:22۔
 32۔ اکبر الہ آبادی، کلیات اکبر الہ آبادی، حصہ اول، ص 308۔
 33۔ المائدہ 5:03۔
 34۔ اکبر الہ آبادی، کلیات اکبر الہ آبادی، حصہ اول، ص 309۔
 35۔ البقرہ 2:153۔
 36۔ اکبر الہ آبادی، کلیات اکبر الہ آبادی، حصہ اول، ص 310۔
 37۔ البقرہ 2:03۔
 38۔ اکبر الہ آبادی، کلیات اکبر الہ آبادی، حصہ اول، ص 313۔
 39۔ ایضاً، ص 334۔
 40۔ ایضاً، ص 339۔
 41۔ الملک 67:9، 8۔
 42۔ اکبر الہ آبادی، کلیات اکبر الہ آبادی، حصہ دوم، ص 64۔
 43۔ ایضاً، ص 144۔
 44۔ آل عمران 3:111۔
 45۔ اکبر الہ آبادی، کلیات اکبر الہ آبادی، حصہ دوم، ص 168۔
 46۔ آل عمران 3:103۔

- ⁸¹۔ علامہ محمد اقبال، کلیات اقبال (اردو)، ص 554۔
⁸² ایضاً، ص 572۔
⁸³ الانفال 60:8۔
⁸⁴ علامہ محمد اقبال، کلیات اقبال (اردو)، ص 653۔
⁸⁵ العنکبوت 64:29۔
⁸⁶ علامہ محمد اقبال، کلیات اقبال (اردو)، ص 753۔
⁸⁷ ظہر 114:20؛ المؤمنون 116:23۔
⁸⁸ آل عمران 26:3۔